سوال

(41) منکرین حدیث کی ایک تنقید کا محققانہ جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ایک کتاب ''تاریخ اسلام ،، مولوی معین الدین احمد صاحب نے لکھی ہے اور مولانا سید سلیمان ندوی نے اس پر ریویو کیا ہے ۔ یہ کتاب دارالمصنفین اعظم گڑھ سے طبع ہوئی ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو مقرر کیا ، اس نے دھوکا دے کر اس کو قتل کر دیا ، اس پر رسالہ ''طلوع اسلام ،، دہلی نے سخت تنقید کی ہے ۔ یہاں تک لکھ دیا کہ یہ بالکل جھوٹی اور مکروہ روایت ہے ۔ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے اخبار ''اہلحدیث ،، میں اس روایت کو بحوالہ بخاری پڑھا ہے ۔ آپ اس واقعہ کو صحیح طور پر لکھ دیں کہ کس طرح ہے آیا تاریخ میں ہے ؟ یا کسی حدیث کی کتاب میں ؟ اور ایسا فعل جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اصل واقعات معتبر کتابوں کی روشنی میں کچھ تفصیل سے لکھ دوں تاکہ نفس واقعہ جو صحیح طور پر ثابت ہے آپ کے سامنے آجائے پھر تنقید سے بحث کروں گا ۔ وباللہ التوفیق ۔

واقعہ قتل کعب بن الاشرف ربیع الاول 3ھ گ :

جو جتہ صحیح بخاری (کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف 5 25) وصحیح مسلم (کتاب الجہاد والسیسر باب قتل کعب بن الاشرف طاغوت الیہود (1801) 3 1425-

وفتح الباری (4037) 7 336 وطبقات ابن سعد (2 31)

مطبوعہ لیدن وسیرۃ حلبیہ وسیرۃ ابن ہشام (3 51) تاریخ الخمیس وابوداؤد وترمذی (کتاب الجہاد باب فی العدو یوتی بھم علی غزۃ (2768 2 211) ودیگر کتب سیر ومغازی میں مذکورہ ہے ۔

کعب بن اشرف یہودی شاعر کا باپ اشرف قبیلہ طی سے تھا ۔ قتل کا ارتکاب کر کے انتقام کے ڈر سے مدینہ چلا آیا ، اور بنو نضیر کا حلیف ہو کر اس قدر عزت اور رسوخ پیدا کیا کہ ابو رافع سلام بن ابی الحقیق مقتدائے یہود کی لڑکی عقیلہ سے شادی کی ، اس کے بطن سے کعب مذکورہ پیدا ہوا ۔ اس دو طرفہ رشتہ داری کی وجہ سے کعب یہود اور عرب سے برابر کا تعلق

رکھتا تھا۔ رفتہ رفتہ مال داری کی وجہ سے عرب کے تمام یہودیوں کا ئیں بن گیا۔ یہودی علماء اور مذہبی پیشوؤں کے وظیفے اور تنخواہیں مقرر کیں۔ آں حضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے اور بنو قریظہ اور قینقاع و بنو نضیر کے یہودی علماء ، اس سے اپنی تنخواہیں لینے آئے توان لوگوں سے اس نے آں حضرت ﷺ کے متعلق رائے دریافت کی۔ ان لوگوں نے کہا یہی وہ نبی آخرالزمان ہے جس کا ہم انتظار کررہے تھے۔ اور جس کی بشارت توریت اورانجیل میں دی گئی ہے۔ ان دونوں کتابیں میں نبی منتظر کے جونشانات اور علامات واوصاف بتائے گئے ہیں وہ سب اس میں موجود ہیں۔ کعب نے ان کے وظیفے دینے سے کہہ انکار کردیا کہ میرے ذمہ اور بھی بہت سے حقوق ہیں۔ اب یہ یہودی علماء چونکہ ، کعب کے پاس گئے اورکہا کہ ہم نے جواب دینے میں عجلت سے کام لیا۔ ہم کوغور کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔ توریت وانجیل کی مراجعت کے بعد معلوم ہواکہ یہ وہ بنی نہیں ہے جس کا ہم انتظار کررہے ہیں۔ کعب نے ان کواپنا ہم خیال پاکران کی مقررہ تنخواہیں جاری کردیں۔ اس کواسلام سے سخت بغض وعداوت تھی۔ بدرکی لڑائی میں عظماء مکہ اور سرداران قریش مارے گئے اور زید بن حارثہ وعبداللہ بن رواحہ مثردہ فتح لے کرمدینہ آئے۔ اور مقتولین بدرکے نام لے لے کرگنانے لگے ، تو یہ ان کی تکذیب کرتا اور کہتا کہ اگر صنادید قریش مارڈالے گئے ہیں ، تواب زندہ رہنا بے کار ہے۔ زندگی سے بہتر موت ہے۔ پھر جب اس کوان کے بارے جانے کا یقین ہوگیا توباوجود معاہد ہونے کے تعزیت کےلیے مکہ گیا ، اور کشتگان بدرکے پردرد مرثیے جن میں انتقام کی ترغیب تھی اور کافروں کی تعریف اورعام مسلمانوں کی ہجو، لوگوں کوجمع کرکے نہایت درد سے پڑھتا اور روتا اور رلاتا۔ مدینہ واپس آیا توآں حضرت ﷺ کی ہجو میں برملا شعار کہنا اورلوگوں کوآں حضرت ﷺ اور مسلمانوں کے خلاف برانگیختہ کرنا شروع کیا ، اوران اشعار میں مسلمان خواتین کی عزت وناموس پرناپاک حملے کئے۔ اپنی شاعری کے ذریعے تمام مکہ اورعرب قبائل میں مسلمانوں کے خلاف انتقام قریش مکہ سے معاہدہ کرے۔ چنانچہ وہاں ابوسفیان سے ملا۔ اوراپنی غرض بیان کی۔

ابوسفیان نے کہا تمہارا کیا اعتبار، تم اہل کتاب اور محمد بھی (بخیال خویش) اہل کتاب ہے، ممکن ہے یہ تمہاری سازش ہو، پس جب تک تم ہمارے ان بتوں کوسجدہ نہ کرلو ہم اطمینان نہیں ہوگا اور ہم تمہارے ساتھ محمد ﷺ کے خلاف معاہدہ نہیں کریں گے۔ ان یہودیوں نے ان کے بتوں کوسجدہ بھی کرلیا اوراپنی طرف سے ہر طرح ان کو اطمینان دلایا ، پھر کعب ابوسفیان کوحرم میں لے گیا سب نے کعبہ کا پردہ پکڑکر معاہدہ کیا کہ ہم ضرور بدر کا انتقام لیں گے۔

اس پر بھی کعب نے اکتفانہ کیا بلکہ قصد کیا کہ چپکے اوردھوکے سے آں حضرت ﷺ کوقتل کرادے۔ فتح الباری (7 338) میں ہے کہ کعب نے آں حضرت ﷺ کودعوت میں بلایا اور یہودیوں کی متعین کردیا کہ جب آپ ﷺ تشریف لائیں تودھوکے سے آپ کوقتل کردیں۔ آپ ﷺ دعوت میں تشریف لے گئے۔ جبریل السلام نے آں حضرت کواس کی نیت بد سے مطلع کردیا اور آپ ﷺ کواپنے پروں سے چھپالیا۔ آپ ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے اور کسی کوآپ کے آنے کی خبر نہیں ہوئی۔ فتنہ انگیزی کا زیادہ اندیشہ ہوا توآپ ﷺ نے بعض صحابہ سے شکایت کی اورفرمایا کہ کون شخص کعب کوقتل کرنے کا شرف حاص کرے گا ؟ اس نے اللہ اوراس کے رسول کوبے حد ایذائیں پہنچائیں۔ نقص عہد کرکے مشرکوں کی مدد کی اور کھلم کھلا ہماری ہجوکررہا ہے۔ اس کی شرارتیں حد سے متجاوز ہوچکی ہیں۔ محمد بن مسلمہ انصاری نے عرض کیا۔ میں تعمیل حکم کوحاضر ہوں۔ وہ میرا ماموں ہے میں اس کا سر قلم کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا سعد بن معاذ رئیس اوس سے مشورہ کرلو۔ بعد مشورہ جاتے وقت محمد بن مسلمہ نے عرض کیا ائذن ان اقول شیا ، قال ، قل ،، یعنی : اجازت دیجیے۔ کہ اپنے اور آپ کے متعلق مصلحت وقت کے مطابق اس کے سامنے کچھ تعریضی کلمے کہوں (تعریضی ایسے کلمے کوکہتے ہیں : جس کا اصل معنی درست اور صحیح ہواور محل اعتراض وشک نہ ہو، لیکن مخاطب کا ذہن اس طرف نہ جائے بلکہ کچھ اور سمجھے اور یہ شرعا جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسا کرنے سے کسی صاحب حق کا حق نہ مارا جائے۔ (عبیداللہ رحمانی)

آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ چار آدمی اور ہوگئے ، جن میں ایک کعب کے رضاعی بھائی ابونائلہ بھی تھے۔ یہ جماعت کعب کے یہاں پہنچی۔ محمد بن مسلمہ نے کعب سے کہا ''إن ہذا الرجل قد سألنا صدقۃ ، وقد عنانا ، وفی طبقات ابن سعد : إن قدوم ہذا الرجل کان علینا من البلاء ، حاربتنا العرب ورمتنا عن قوس واحد ان جائز اور غیر قبیح تعریضی کلمات کا اصل مطلب ہے یہ ہے کہ آپ نے شریعت کے آداب وقواعد کی تعلیم کے بوجھ سے ہم کو مشقت وتکلیف میں ڈال دیا۔ لیکن یہ تکلیف وصعوبت اللہ تعالی کی خوشبودی کےلیے ہے ، اس لئے اگرچہ ظاہر میں زحمت ہے لیکن باطن میں رحمت ہونے کی وجہ سے ہم کو محبوب اورعزیز ہے۔ محمد بن مسلمہ نے یہ بھی کہا کہ محمد ﷺ ہم سے زکوۃ مانگتے ہیں (مصارف میں تقسیم کرنے کےلیے) اور ہمارے پاس کھانے کو نہیں ہے (کیونکہ کہ ہر شخص صاحب نصاب ومقدور نہیں ہے) آپ ﷺ کوپناہ دینے کووجہ سے سارا عرب ہمارا دشمن ہوگیا ہے ، اور سب ہمارے خون کے پیاسے ہوگئے ہیں۔ ان کا آنا توہمارےلیے (بظاہر) زحمت اور مصیبت بن گیا۔ کعب ان کلمات کوآں حضرت ﷺ کے شکائت اور نکتہ چینی سمجھ کربہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ ابھی کیا ہوا، اس سے زیادہ پریشانی اٹھاؤ گے اوراس سے خوداکتا جاؤ گے۔ ان لوگوں نے کہا ہم ان کا ساتھ چھوڑنا مناسب نہیں سمجھتے

۔ جب تک یہ نہ معلوم ہوجائے کہ ان کے مشن کا کیا حشر اور انجام ہوتا ہے ۔ ہم تم سے قرض لینے آئے ہیں ۔ کعب نے کہا اچھا قرض کے لیے اپنی عورتوں کو رہن رکھدو ۔ محمد بن مسلمہ وغیرہ نے کہا ، تمارے حسن وجمال کی وجہ سے ہم کو اپنی بیویوں پر اعتماد اور ان کے وفاداری کا یقین نہیں ہے ۔ اس نے کہا : اچھا اپنے بچوں کو گرور کھو۔ انہوں نے کہا اس سے تو تمام عرب میں ہماری بدنامی ہوگی ۔ یہ ہمارے بچوں کے لیے سخت ننگ وعار کا باعث ہوگا ۔ ہم اپنے ہتھیار گرور کھیں گے اور تم جانتے ہو آج کل ہتھیار کی ہر کسی کو ضرورت ہے ۔ یہ لوگ ایک معین تاریخ وعدہ لے کر واپس چلے آئے اور تاریخ معینہ پر رات کو کعب کے پاس گئے ۔ محمد بن مسلمہ نے اپنے ہمراہیوں سے کہہ دیا تھا کہ میں اس کے سر کے بال سونگھوں گا اور جب دیکھو کہ میں نے اس پر پورا قابو پالیا ہے تو تلوار سے کا کام تمام کردینا ۔ ان لوگوں نے کعب کو آواز دے کر قلعہ سے باہر بلایا ۔ کعب نے نئی شادی کی تھی ۔ خوشبو سے معطر ہورہا تھا ۔ ان لوگوں نے اس کے سر کے بال سونگھنے کی خواہش ظاہر کی اس نے سر جھکا دیا ۔ اور کہا میرے نکاح میں عرب کی معطر ترین جمیل وحسین عورت ہے ۔ ان لوگوں نے قابو پاکر اس کو قتل کردیا اور سر کاٹ لائے اور آں حضرت ﷺ کے سامنے ڈال دیا ۔ آپ ﷺ بے حد مسرور ہوئے ۔ صبح کو یہود آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ آج رات میں ہمارے سردار کو خفیہ طور پر مار ڈالا گیا ۔ آپ ﷺ نے اس کی شرارتیں اور غداریاں ان پر ظاہر کیں تو وہ خاموش ہوگئے ۔

اس قدرے مفصل واقعہ سے چند حقائق سامنے آگئے :

(1) کعب نے نقص عہد کیا ۔

(2) قریش مکہ کو آں حضرت ﷺ کے خلاف برانگیختہ کیا ۔

(3) آپ ﷺ کی اور عام مسلمانوں کی علانیہ ہجو کی ۔

(4) مسلم مستورات کو عزت وآبرو پر ناپاک حملے کئے ۔

(5) آپ ﷺ کو قتل کرادینے کی سازش کی ۔

آپ ﷺ نے اعلان جنگ کرکے میدان جنگ میں علی الاعلان اس سے اور اس کو قوم سے لڑائی کرنے کے بجائے بلطائف الحیل اس کو قتل کرادیا تاکہ اس فتنہ گر اور مفسد وفساد ہمیشہ کےلیے ختم ہوجائے ۔ اور اس کی پوری قوم سے تعرض نہیں فرمایا کہ وہ لوگ اس کے تابع تھے اور اصل سرغنہ یہی تھا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 130

محدث فتویٰ